مرزا مظہر جانجاناںؒ کے خطوط

جناب خلیق انجم صاحب اُستاذ شعبۂ اُردو کروڑی مل کالج ۔ دہلی

۶

مکتوب بست و ششم

فقیر ۹ جمادی الآخر بروز شنبہ دہلی کے لئے روانہ ہوگیا ہو' خدا پہونچادے ۔ آپکی جُدائی کا داغ اپنے ہمراہ لئے جاتا ہوں ۔ خدا کی قدرت ہو کہ ہم دونوں کے ضعفِ پیری کے باوجود سعادتِ ملاقات سراپا برکات میسر ہوئی ۔ مختصر عنایت نامہ اور ظرفِ مسی موصول ہوئے' بارک اللہ فی رزقکم و عمرکم (اللہ آپ کے رزق اور عمر میں برکت دے) اور خاتمہ بالخیر کے لئے اور مکروہات سے حفظ و امان اور ظاہری و باطنی فتوحات کے لئے آپ کے واسطے اور جان سے زیادہ عزیز خان کے لئے (جن کے خط سے مرض کی کیفیت معلوم ہوئی اور اس خبر سے بہت تشویش ہوئی) ہر وقت دُعا کرتا ہوں ۔ خدا قبول کرے ۔ فیض اللہ خاں صاحب کے مناقب و محاسن کے بارے میں کیا لکھوں ۔ کہ اس نوجوان کے نسخۂ وجود میں تمام عالم کی خوبیاں جمع ہوگئی ہیں ۔ خدا اس کو دین و دنیا کے اعلیٰ ترین مراتب پر پہونچائے فقیر کا سلام اور بہت زیادہ اشتیاق کہہ دیجئے ۔ ان کی اولاد اور رفیقوں کو بھی دعا کہہ دیجئے ۔ نواب ارشاد خاں مغفور نے اواخر صفر میں یہاں سے سفر کیا ۔ مراد آباد کی حدود میں بادشاہ کو پالیا اور لشکر کے ہمراہ دہلی کا قصد کیا ۔ ۱۳ ربیع الآخر کو شہر میں داخل ہوئے ۔ دو گھڑی کے توقف کے بعد ٹھنڈا پانی پیا ۔ سردی لگی اور انتقال فرماگئے ۔ دل پر ایسا داغ چھوڑ گئے کہ جس کا مرہم نہیں ۔ ان کے بیٹے اور بھائی وطن کو واپس گئے ۔ ظفر علی خاں حضور میں رہے ۔ سردارانِ لسوںی نے ان کے ساتھ تعلقات بحال رکھے ۔ ایسے ماتم کے وقت اور یہاں کے لوگوں کی معاش کی فکر میں اپنا وعدہ وفا کرنے یعنی تمہارے اشعار انتخابی بھیجنے کی فرصت کہاں ہے اور دوسرے یہ کہ سید جیون صاحب کا تشریف لانا جو طبقۂ عالیہ سے تعلق رکھتے ہیں' اس شہر کے

لوگوں کے لئے نعمت ہے۔ فقیر کا سلامِ نیاز پہونچا دیں اور شیخ احمد دعا کریں اور خدا سے مشغول رہیں اور میر مبین نے کچھ عرصہ میں محنت کر کے اپنے کمالات کو کمالاتِ نبوی تک پہنچا لیا ہے اور نسبتِ ارشاد کی حاصل کر لی ہے۔ کل انہیں اجازتِ ارشاد اور خرقہ بھی دے دیا گیا۔ اللہ برکت دے۔

مکتوب سی و سیوم

بنام نعیم اللہ بہرائچی [۱]

طریقۂ عالیہ میں لوگوں کے داخل ہونے کی خوشخبری سے دل کو سرور ہوا۔ بارک اللہ فی کمالکم و تکمیلکم (خدا تمہارے کمال اور تکمیل میں برکت دے) انشاء اللہ تعالیٰ استفادہ کرنے والوں کی کثرت ہوگی اور دونوں جہان میں نعمتوں کی ارزانی ہوگی۔ خاطر جمع رکھو۔ اتباعِ سنت کی نیت سے شادی کرنا مبارک ہو۔ برخوردار میاں قاسم کے حق میں دعا اور توجہ کر رہا ہوں اور معلوم ہوا تم بھی کرتے ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اثر ظاہر ہوگا۔ اُس برخوردار سے جو قصور ہوا تھا اس میں اس کی غلطی نہیں تھی۔ ہم نے معاف کر دیا اور لکھ دیا ہے۔ پھر کیوں دل میں تردد پیدا کرتا ہے۔ تم بھی خاطر جمع رکھو اور اُس کے حق میں دُعا اور توجہ کرتے رہو۔ ضعفِ پیری دن بدن بڑھ رہا ہے اور مریدوں کی کثرت اور انھیں توجہ دینے کی قوت میں تائیدِ غیبی بھی روز افزوں ہے۔ الحمد للہ علیٰ نوالہ والصلوٰۃ علیٰ محمد وآلہ (شکر ہے اللہ کا اس کی نعمتوں کے لیے، اور درود اس کے رسول محمد پر اور اس کی اولاد پر) شاہ شفیع علیہ الرحمۃ فتن کے دور میں انتقال فرما گئے۔ تجہیز و تکفین کے بعد میاں محمد منیر مرحوم کے پہلو میں آسودہ ہیں۔ وہاں کے یارانِ حلقہ کو سلام کہنا اور فقیر کو دعا اور توجہ سے غافل نہ سمجھیں وہاں کے یارانِ طریقہ کے حالات نام بنام لکھنا۔ تمہارا اپنے وطن سے لکھنؤ منتقل ہو جانا بالکل ٹھیک ہے۔ اسی میں عقلمندی ہے حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہٗ ایک رسالے میں فرماتے ہیں کہ طالب کو چاہیئے کہ خود کو چار طرح کے فساد

---

۱ یہ مرزا صاحب کے خلیفہ تھے اور بہرائچ کے رہنے والے تھے۔ علم معقول و منقول میں دستگاہ رکھتے تھے۔ پہلے مرزا صاحب کے ایک خلیفہ محمد جمیل کے حلقہ میں شامل ہوئے پھر دہلی آکر مرزا صاحب سے بیعت ہوئے۔ چار سال تک کسبِ فیض کیا اور مقاماتِ عالیہ پر پہونچ گئے۔ لہذا خرقۂ اجازت و خلافت لیکر اپنے وطن واپس چلے گئے۔ مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ دوسروں کو جو فائدہ بارہ سال کی مدت میں ہوتا ہے وہ تمہیں چار سال میں ہو گیا (مقاماتِ مظہری ص ۸۰-۸۱) انھوں نے بھی مرزا صاحب کے سوانح "معمولاتِ مظہریہ" کے نام سے لکھے ہیں جس میں مرزا صاحب کی تعلیمات اور ملفوظات بھی شامل ہیں۔

سے محفوظ رکھے ایک تو اُن لوگوں کی صحبت سے گریز کرے جو محرم نہیں ہیں۔ یعنی اُن میں شریک نہ ہو۔ کیونکہ غافل کی صحبت سخت نقصان دہ ہے۔ ناجنس کی صحبت مرض ہے اور اس کا علاج مفارقت ہے۔ دوسرے مشتبہ روزی (سے گریز کرے) تیسرے زیادہ کھانے سے، چوتھے روزی کو غفلت سے کھانا۔ سالک جو لقمہ بھی غفلت کے ساتھ کھاتا ہو وہ صرف چربی چڑھاتا ہے اور جو کوئی زیادہ کھاتا ہو اس سے عبادت میں فرق پڑتا ہو اور مشتبہ روزی کا ہر لقمہ باطن کے نور کو ظلمت میں بدل دیتا ہے اور جو کوئی غافل سے صحبت رکھتا ہے اسی جیسا ہو جاتا ہے اور جو کوئی اس سبق میں تیرا شریک نہیں وہ تیرا محرم نہیں۔ چاہے وہ آدمی بالغ ہو۔ تکلیف اُٹھانے کے علاوہ اور کوئی علاج نہیں (یعنی اس کی صحبت سے گریز کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں) اس لئے چاہیئے کہ جو شخص یا چیز اس کے راستے میں حائل ہو اس سے دور رہے اور فرماتے ہیں کہ شریعت میں مرد اُس وقت بالغ ہوتا ہے جب منی شہوت کے طریقے پر اُس میں زائل ہو لیکن طریقت میں اس وقت بالغ ہوتا ہو جب وہ حلقۂ شہوت سے باہر آتا ہو (یعنی شہوت پر قابو پا لیتا ہو) شریعت میں فقیر وہ ہوتا ہو کہ جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اور طریقت میں وہ فقیر ہوتا ہو کہ جس کے باطن یعنی دل کو سوائے خدائے تعالےٰ کے اور کسی کی خبر نہ ہو۔ یہ وہ فقر ہو جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فخر کیا ہو اور فرمایا ہو الفقر فخری۔ والسّلام

مکتوب سی و پنجم

پریشانیوں سے بھرے ہوئے تمہارے خط نے پریشان کر دیا ہے۔ میرے بھائی مکرر لکھ چکا ہوں کہ فقیر دعائے خیر میں بھی کبھی تقصیر نہیں کرتا۔ تاثیر وقت آنے پر ہوتی ہے۔ یہ تمام ضعف اور کمزوری جو تم ہمیشہ خط میں لکھتے ہو مجھے پریشان کر دیتی ہو کیونکہ میں شدید خفقان کا مریض ہوں۔ سورۂ لایلاف (کہ دفع شر کے لئے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہی) اور دعائے حزب البحر پڑھو۔ مولوی نعیم اللہ صاحب اور فقیر دعا کرتے رہتے ہیں۔ اب تک جو تم شر مردم سے محفوظ ہو یہ انھیں دعاؤں کا سبب ہی۔ اس کے بعد بھی حفظ و امان کی توقع رکھو۔ کیا ضروری ہے کہ تم ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں لکھو کہ فلاں نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا اور فلاں نے ایسا۔ کمزوری کی وجہ سے خط کا جواب نہیں دے سکتا۔ اب دوستوں کو لکھ دیا ہے کہ جواب کے منتظر نہ رہیں۔ کیونکہ میں معذور ہوں اور مردہ ہوں۔ جمعہ کو جامع مسجد جانے کی بھی طاقت نہیں رہی[لہ]۔ اور گھر بھی نہیں جاتا۔ اتنی قوت کہاں ہے کہ علمِ الٰہی کی

لہ شہادت سے آٹھ نو سال قبل ہی مرزا صاحب کی جسمانی طاقت زائل ہو چکی تھی۔ ان کی شہادت ۱۱۹۵ھ میں ہوئی ہو

(باقی بر صفحۂ آئندہ)

طرف متوجہ ہوں اور معلوم کروں کہ فلاں کے حق میں کیا مناسب ہو اگر آجکل تم یہاں ہوتے تو میرا حال نہ دریافت کرتے۔ کل یا پرسوں فقیر کی رحلت کی خبر سن لوگے۔ جو کچھ تمہارے دل میں آئے اس پر عمل کرو۔ لیکن جیسا کہ حدیث میں ہے پہلے استخارہ کر لو۔ اس کے بعد جو کچھ پیش آئے گا وہ ٹھیک ہوگا۔ ضعف اور ناتوانی حد سے گذر چکی ہے اور بہت سے امراض نے گھیر لیا ہے۔ صرف نماز فرض کھڑے ہوکر پڑھتا ہوں اور دونوں وقت حلقہ میں تقریباً سو مرید حاضر ہوتے ہیں۔ حیران ہوں کہ توجہ کی طاقت کہاں سے آتی ہے۔ غذا بقدرِ چہار درم باقی ہے۔ بیت الخلا جانا حکمِ سفر رکھتا ہے۔ اس سال طاقت بہت زیادہ زائل ہوگئی۔ مجھے خود اپنے جسم سے یہ توقع نہیں تھی۔ اور مولوی نعیم اللہ بہرائچی صاحب سے کہہ دیجیے کہ اُن کا طویل خط ملا حالات سے آگاہی ہوئی یارانِ حلقہ کو سلام پہنچا دیجیے۔ طاقت جواب نہیں۔ خاتمہ بالخیر کی دعا کریں۔ والسلام

مکتوب سی و ششم

باعثِ تحریر یہ ہے کہ برج لال نامی ایک نوجوان میرے بہترین دوستوں میں ہے۔ اور فقیر کا خیال یہ ہے کہ فنِ مصاحبت اور منصب گری کے حُسنِ سلیقہ میں وہ اپنا نظیر نہیں رکھتا۔ وہ شریف اور نیک معاش ہے۔ آجکل اپنے وطن اکبرآباد سے تلاش معاش میں یہاں آیا ہوا ہے۔ ہم منتظر تھے کہ تم جلد آؤ اور اُس شخص کو جو آدمیت کی مکمل تصویر ہے اپنے آقا سے ملوا دو۔ اس سے سب کو فائدے ہیں۔ آقا کو ایک سمجھدار اور دوست خواہ رفیق مل جائے گا۔ تمہارے حق میں یہ فائدہ ہے کہ ایسا آدمی تمہارا زیرِ بار ہو جائے گا اور فقیر کو یہ فائدہ ہوگا کہ ایک مخلص دوست جسے .... زمانے نے دور کر دیا تھا قریب ہو جائے گا۔ اس کام کو جلدی کرنا۔ اور تمہیں چاہیئے کہ پہنچنے سے پہلے اپنے آقا کو اس کا مشتاق کر دو اور مجھے اس کی اطلاع دو تاکہ خوشی ہو۔ تم کو معلوم ہے کہ ہم نے کسی کا ذکر تم سے اس اہتمام سے نہیں کیا۔ اور ہم کو مبالغہ کی عادت نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ تمام امورِ دینی اور دنیوی میں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۰۔ اور ۱۱۷۸ھ کے ایک خط میں وہ لکھتے ہیں کہ ضعفِ بصر کی وجہ سے تحریر میں رونق باقی نہیں اور لکھنے کی بھی طاقت نہیں (کلمات طیبات) تقریباً اسی زمانہ کے ایک اور خط میں لکھتے ہیں :-

رحلت کا وقت قریب آگیا ہے اور عمر اسّی سے تجاوز کر گئی ہے۔ ملاقات کی توقع نہیں کیونکہ مجھ میں سفر کی طاقت نہیں ہے اور تم کو فرصت نہیں (کلمات طیبات صفحہ ۵۳ و ۵۴)

تمہاری خاطر جمع رکھے ۔ گذشتہ زمانے کی خاص صحبتیں اکثر یاد آتی ہیں ۔ خدا پھر میسر کرے اور فقیر کو خود سے غافل نہ سمجھو ۔ ہر وقت ہر روز دل تمہاری طرف متوجہ ہے ۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی اپنی جان سے غافل نہیں ہوتا اور میں تم کو جان کی طرح دوست رکھتا ہوں ۔ انشاء اللہ تعالےٰ محفوظ و محظوظ رہوگے ۔ مردم محل (زوجہ مرزا صاحب) بخیریت ہیں ۔ خدا ساتھ خیریت کے خاتمہ کرے ۔ متھرا کے پیڑوں کے کوزے جو کھٹیر سے بھیجے تھے ۔ سربمہر پہونچے ۔ انیس دانے نکلے ۔ بہت مزے کے تھے ۔ خدا جزائے خیر دے اور دو نوں سفید تھان کہ ایک " لٹھ " اور دوسرا " تنک " ہو خوب ہیں ۔ اب فقیر کم قیمت کا لباس استعمال کرتا ہو ۔ چونکہ تم نے بہت سماجت کی ہو اس لئے تمہاری خاطر سے پہنوں گا ' ورنہ عدم قبول کی صورت میں تمہیں تکلیف ہوگی ۔ میری بیوی کو سیر و نیم سیر جامہ بھیجنے کے لیے جو لکھا ہو ۔ اس کی ضرورت نہیں ۔ تمہارے گھر میں سب خیریت ہو ۔ والسّلام ۔ (باقی)

بیان بابت ملکیت و تفصیلات متعلقہ ماہنامہ بُرہان دہلی جو ہر سال ختم فروری کے بعد سب سے پہلی اشاعت میں چھپے گا ۔

فارم چہارم
(دیکھو قاعدہ ۸)

۱ ۔ مقام اشاعت :۔	اردو بازار جامع مسجد دہلی ؁	قومیت :۔	ہندوستانی
۲ ۔ وقفۂ اشاعت :۔	ماہانہ	سکونت :۔	اُردو بازار جامع مسجد دہلی ؁
۳ ۔ طابع کا نام :۔	حکیم مولوی محمد ظفر احمد خاں	۵ ۔ ایڈیٹر کا نام :۔	مولانا سعید احمد اکبر آبادی ایم اے
قومیت :۔	ہندوستانی ۔	قومیت :۔	ہندوستانی ۔
سکونت :۔	اُردو بازار جامع مسجد دہلی ؁	سکونت :۔	علی منزل ۔ لال ڈگی روڈ ، سول لائنز علی گڑھ ۔
۴ ۔ ناشر کا نام :۔	حکیم مولوی محمد ظفر احمد خاں	۶ ۔ مالک :۔	ندوۃ المصنفین اُردو بازار جامع مسجد دہلی ؁

میں محمد ظفر احمد ذریعہ ہذا اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و اطلاع کے مطابق صحیح ہیں ۔ مورخہ ۱ ر مارچ ۱۹۶۱ء دستخط ناشر :۔ محمد ظفر احمد عفی عنہ